اپنے ملک سے انتساب ووفاداری اور جذبۂ حب الوطنی کی ضرورت واہمیت

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْكَرِيمِ الْمَنَّانِ، أَمَرَ بِعِمَارَةِ الْأَوْطَانِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنِ اهْتَدَى بِهَدْيِهِمْ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ تَعَالَى:(**وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ**)[١].

میرے اسلامی بھائیو! اور عزیز دوستو! اپنے وطن کے ساتھ سچی وفاداری اور جذبۂ حب الوطنی اسلام میں مطلوب ومحبوب ہے آدمی کیلئے اس کا ملک ایک عظیم نعمت ہے باری تعالیٰ جل جلالہ نے وطن کی تعمیر وترقی میں حصہ لینے کا حکم دیا ہے چنانچہ سیدنا صالح علیہ السلام کے واقعے میں ارشاد ہے:(**هُوَ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا**)[٢]. اسی نے تم لوگوں کو زمین سے پیدا کیا اور اس میں تم کو آباد کیا، یعنی اس نے تم کو حکم دیا ہے کہ گھروں کی تعمیر اور شجر کاری کے ذریعے زمین کو آباد وشاداب کرو[٣] اسی طرح راستے اور سڑکیں نکال کر اور ضروریات زندگی کو مہیا کرکے وطن کو ترقی اور خوشحالی دو اور اس کی برکات وخیرات سے فائدہ اٹھاؤ، ہمارے آقا نبی رحمۃٌ لِّلعٰلمین نے وطن کی

---

(١) آل عمران: ٢٠٠.
(٢) هود: ٦١. وقال بعض العلماء هذا أمر بوجوب عمارة الأوطان وبنائها . أحكام القرآن للكيا الهراسي: (٢٦٦/٤).
(٣) تفسير القرطبي: (٥٦/٩). وتفسير الألوسي: (٢٨٦/٦).

تعمیر وترقی میں حصہ لینے کا ایک منفرد اور مثالی نمونہ پیش فرمایا ہے چنانچہ ہجرت کے بعد آپ ﷺ جب مدینہ منورہ پہنچے تو سب سے پہلے آپ نے انسانوں کی اصلاح وہدایت اورانسانیت کی فلاح وسلامتی کیلیئے کام شروع کیا پس آپسی محبت اور سلامتی کی بنیادوں کو مضبوط کیا، سب سے پہلی تعلیم جو آپ نے لوگوں کو دی وہ یہ تھی: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَفْشُوا السَّلَامَ»[1]. اے لوگو! سلام کو خوب پھیلاؤ، اسی طرح آپ ﷺ نے اہل مدینہ کے درمیان الفت ومحبت کو عام کرنے میں سبقت فرمائی اور لوگوں کو یکجہتی اور باہمی تعاون پر ابھارا اسی سلسلے میں آپ نے فرمایا: «خَيْرُ النَّاسِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ»[2]. لوگوں میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو لوگوں کو سب سے زیادہ نفع پہونچانے والا ہو، پس آپ نے اپنے اس فرمان کے ذریعے سماجی ڈھانچے اور قومی ہم آہنگی کو مضبوط کیا، اور مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان ایک معاہدہ نامہ تحریر فرمایا جس میں بقائے باہمی اور مِل جُل کر رہنے کو یقینی بنایا گیا تھا اور انصاف کے حصول کی ضمانت دی گئی تھی چنانچہ اس میں مذکور تھا: «وَأَنَّ النَّصْرَ لِلْمَظْلُومِ»[3]. اور یہ کہ مظلوم کی مدد کی جائیگی

---

(١) الترمذي: ٢٤٨٥، وابن ماجه: ١٣٣٤.

(٢) المعجم الأوسط للطبراني: ٥٧٨٧.

(٣) السيرة النبوية لابن هشام: (٣/٥٠١ - ٥٠٤)، والأموال لابن زنجويه: ٢/٤٦٧.

اپنے اپنے وطن سے سچی محبت کرنے والو! اسی طرح رحمت عالم ﷺ نے مدینہ منورہ پہونچتے ہی مسجد قُبَاء کی تعمیر شروع فرمائی پھر مسجد نبوی کی تعمیر مکمل کی نیز مدینہ منورہ کی آباد کاری اور معاشرت کو منظم فرمایا اور وہاں کے گھروں کا نقشہ اور پلان مرتب کیا[١] جس کے نتیجے میں وہاں کے راستوں کا نظام درست ہوگیا اور وہاں تہذیبی تعمیر و ترقی اور تمدنی استحکام کا دور شروع ہوا ایسے ہی آنحضرت ﷺ نے لوگوں کو کام اور محنت پر آمادہ کیا، اور اپنی اپنی زمینوں کے خیر وبرکت سے فائدہ اٹھانے کے سلسلے میں ان کی ہمت افزائی کی چنانچہ جب آپ ﷺ نے ایک خاتون کو دیکھا کہ وہ اپنے باغ میں کام کررہی ہیں اور محنت ومشقت کررہی ہیں تو ان کی ہمت افزائی کرتے ہوئے ان سے فرمایا: «لَا يَغْرِسُ مُسْلِمٌ غَرْسًا، وَلَا يَزْرَعُ زَرْعًا، فَيَأْكُلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَا شَيْءٌ؛ إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ»[٢]. ”جو بھی مسلمان کوئی پودا لگاتا ہے یا کوئی فصل اگاتا ہے، پھر اس میں سے کوئی انسان یا چوپایہ یا جو کوئی بھی کھاتا ہے تو اس مسلمان کے لیے وہ صدقہ میں شمار ہوتا ہے بہر حال آپ ﷺ کی تعلیمات وہدایات کے باعث مدینہ منورہ کی اقتصادیات کو ترقی حاصل ہوگئی اور وہاں کی پیداوار اور ثمرات وبرکات میں اضافہ ہوگیا یہاں تک کہ مدینہ منورہ امن وامان کا گہوارہ اور فضل ونعمت کا مرکز بن گیا جہاں انسانی اقدار کو بنیادی

---

(١) طبقات ابن سعد (٣٢٧١).

(٢) مسلم: ١٥٥٢، والمرأة هي أم مُبَشِّر زوجة زيد بن حارثة.

مقام حاصل تھا اور معاشرے میں بلند اخلاق کا بول بالا اور پاکیزہ کردار کا غلبہ تھا. یا اللہ یا کریم !اس وطن عزیز متحدہ عرب امارات کی عزت و سربلندی میں اضافہ فرمادے ہمیں اس کے حقوق کو ادا کرنے والا بنادے نیز اس کی تعمیر و ترقی میں حصہ لینے والا اور اس کی سرزمین کی حمایت و حفاظت کرنے والا بنادے **

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَكْرَمَ الشُّهَدَاءَ، وَرَفَعَ دَرَجَاتِهِمْ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ. أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ.

حضراتِ سامعین ورفیقانِ گرامی قدر! . بلاشبہ اپنے وطن کی سرزمین کی طرف اپنی نسبت کرنا شرف وعزت کی بات ہے اور ملک کی حفاظت وحمایت کیلئے پیش قدمی کرنا فخر و سربلندی اور اعزاز واکرام والا عمل ہے اسی لئے شہیدوں نے اس وطن کی حفاظت اور استحکام کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کردیا، وہ حضرات اس قربانی کو پیش کرنے میں دوسروں کے لیے ایک مثال ہیں، نیز اپنے گھر اور فیملی والوں کے لیے باعث فخر اور بعد میں آنے والوں کے لیے قدوہ اور پیشوا ہیں. یقیناً وطن عزیز کی یادگاری دستاویز نے شہدائے وطن کے ناموں کو عزت وکرامت کے رجسٹر میں درج کرلیا ہے تاکہ نئی نسلوں

کے سامنے ان کے کارناموں کو بیان کیا جاسکے اور یہ کہ کس طرح انہوں نے اس ملک کا پرچم بلند رکھا، اس کی قوت و استحکام کو اپنے لہو سے سیراب کیا اور اس کی سربلندی کیلئے اپنی جانیں قربان کردیں اب ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اِن شہیدوں کے کارناموں کی قدردانی کریں اور ان کے احسانات کا بھرپور بدلہ دیں جیساکہ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے: (هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ)[1]. بھلائی کا بدلہ بھلائی کے سوا اور کیا ہوسکتا ہے، پس ہم ان لوگوں کی مغفرت کیلئے دعا کرتے رہیں اور ہر وقت اس کوشش میں لگے رہیں کہ وطن کا پرچم بلند رہے اور اس کا جھنڈا ہمیشہ لہلہاتا رہے. آیئے بارگاہ رب العزت میں دعا کریں کہ اِلہَ العٰلَمِین: ہمارے وطن کو امن وعافیت اور خیر وبرکت سے مالامال فرمادے ہمارے ملکوں کے حکمرانوں کو امن وانصاف کے ساتھ کام کرنیکی توفیق دیدے کورونا وغیرہ سے ہم سب کی حفاظت کردے اور ہمارے معاشرے اور ہمارے ملک سے نیز پوری دنیا سے اس وبا کا خاتمہ کردے **

هَذَا وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ؛ صَلَاةً دَائِمَةً مُتَتَابِعَةً إِلَى يَوْمِ الدِّينِ، فِي كُلِّ وَقْتٍ وَحِينٍ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ فَضْلَكَ وَنِعَمَكَ، وَزِدْهَا مِنْ عَطَائِكَ وَكَرَمِكَ. اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيخ خَلِيفَةَ بْن زَايِدٍ وَنَائِبَهُ وَوَلِيَّ

(١) الرحمن: ٦٠.

عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخ زَايِد وَالشَّيْخ مَكْتُوم، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ.

وَارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَأَجْزِلْ مَثُوبَتَهُمْ، وَارْفَعْ فِي الْجَنَّةِ دَرَجَتَهُمْ، وَشَفِّعْهُمْ فِي أَهْلِيهِمْ. اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْخَيْرَ كُلَّهُ، عَاجِلَهُ وَآجِلَهُ، مَا عَلِمْنَا مِنْهُ وَمَا لَمْ نَعْلَمْ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ، وَنَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

اللَّهُمَّ ارْفَعْ عَنَّا وَعَنِ الْعَالَمِينَ الْوَبَاءَ، وَاشْفِ الْمُصَابِينَ بِهَذَا الدَّاءِ، وَعَافِ النَّاسَ جَمِيعًا مِنْ كُلِّ دَاءٍ، يَا مُجِيبَ الدُّعَاءِ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ؛ يَذْكُرْكُمْ، وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.